رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ تُوْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل پاکستان لاہور

یوم چہار شنبہ

قیمت فی پرچہ ۲/

جلد ۱	۲۶ نبوت ۱۳۲۶ ہش	۱۲ محرم الحرام ۱۳۶۷ء	۲۶ نومبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۵۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ ماہ نبوت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق چار بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

دنیائے اسلام کی ہمدردیاں کشمیر کی آزاد مسلم حکومت کے ساتھ ہیں

افغانستان کو شیشے میں اتارنے کی پُراسرار سازش

دہلی میں وحشت اور بربریت کی بدترین مثال

آزاد مسلم فوج کی کامیابی کیلئے مکہ معظمہ میں اجتماعی دعا کی گئی

لاہور ۲۵ نومبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے محکمہ اشتہارات کی طرف سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ جو حاجی فریضہ حج ادا کر کے لاہور میں واپس آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ مکہ معظمہ میں کشمیر میں آزادی کی خاطر لڑنے والے مسلمانوں کے لئے ہمدردی کا تمام مذبذب پایا جاتا ہے۔ دنیا کے کونے کونے سے جو مسلمان فریضہ حج ادا کرنے کیلئے اس مقدس شہر میں جمع ہوئے تھے۔ وہ کشمیر کے حالات کے بارے میں بہت تشویش کا اظہار کرتے تھے۔

چنانچہ ایکدن کشمیر آزاد مسلم فوج کی کامیابی کیلئے خانہ کعبہ پر اجتماعی دعا کی گئی۔ (ا۔پ)

تقسیم فلسطین کی موجودہ تجاویز ناقابل عمل ہیں

اقوام متحدہ میں نیوزی لینڈ کے نمائندے کا اعلان

لیک سیکسس ۲۵ نومبر گذشتہ ہفتہ کی شب نیوزی لینڈ کے نمائندے سر کارل بیرنڈسن نے اقوام متحدہ کی فلسطین کمیٹی کو مطلع کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ انہیں اپنی حکومت کی طرف سے ہدایات موصول ہوئی ہیں کہ وہ تقسیم کی موجودہ تجاویز کی مخالفت کریں۔ نیز آپ نے کہا کہ میری حکومت کے نزدیک یہ تجاویز ناقابل عمل ہیں کیونکہ یہ ناقابل قبول ہیں۔ آپ نے کمیٹی پر زور دیا کہ وہ اپنے فیصلوں میں جلد بازی سے کام نہ لے۔ (ا۔پ)

مغربی پنجاب کی بہتری کیلئے نئے پروگرام

لاہور ۲۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ آج کل مغربی پنجاب کی حکو[illegible] آگیا۔ [illegible] اور خلافت پاکستان گروپ تینوں مغربی پنجاب کی بہتری اور ترقی کے سلسلے میں اپنے اپنے پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔

خان افتخار حسین آف ممدوٹ اپنی حکومت کا تیار کردہ لائحہ عمل لیگ اسمبلی پارٹی کے سامنے ۳۰ نومبر کو پیش کریں گے۔ میاں افتخار الدین اور خلافت پاکستان گروپ بھی اپنے اپنے پروگرام عنقریب شائع کرنے والے ہیں (اورینٹ پریس)

پشاور کے قریب کوئلے کی کانیں دریافت کی گئی ہیں

پشاور ۲۵ نومبر معلوم ہوا ہے کہ پشاور سے بیس میل جانب مشرق تیرہ نامی پہاڑیوں میں کوئلے کے بڑے بڑے دفینوں کا پتہ چلا ہے۔ یہ کوئلہ بآسانی انگیٹھیوں اور چھوٹے بوائلرز میں استعمال کیا جا سکتا ہے (ا۔پ)

لندن سے لارڈ ماونٹ بیٹن کی واپسی

نئی دہلی ۲۵ نومبر کل رات لارڈ ماونٹ بیٹن معہ لیڈی ماونٹ بیٹن کے بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان سے دہلی واپس پہنچ گئے۔ (ا۔پ)

پناہ گزینوں کیلئے امداد کا وعدہ

کراچی ۲۵ نومبر لیڈی ماونٹ بیٹن نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے نمائندے کو بتایا کہ انگلستان کے لوگوں نے دونوں حکومتوں کے پناہ گزینوں کے لئے کافی امداد کا وعدہ کیا ہے۔ (ا۔پ)

افغانستان کو خریدنے کیلئے انڈین یونین کے ناپاک ارادے

ایک پراسرار سازش کا انکشاف

لاہور ۲۵ نومبر۔ دہلی اور پٹیالہ میں خبر پھیلی ہوئی ہے کہ افغانستان کو شیشے میں اتارنے کے لئے انڈین یونین مہاراجہ پٹیالہ کے ذریعے ظاہر شاہ والئی افغانستان پر ڈورے ڈال رہی ہے۔ یہ امیدیں لگائی جا رہی ہیں۔ کہ مہاراجہ پٹیالہ جال پھیلانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس خوش فہمی کی بنا یہ بتائی جاتی ہے کہ والئی افغانستان حضرت شیخ احمد سرہندی کے مرید ہیں۔ جن کا مزار سرہند شریف ریاست پٹیالہ میں واقع ہے۔

مہاراجہ پٹیالہ نے ریاستی فوج کے کرنل حمید کو اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مامور کر دیا ہے۔ کرنل حمید پہلے درگاہ شریف کے گدی نشین آغا شیر سے ملاقات کریگا جو اس وقت افغانستان میں ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کرنل حمید پٹیالہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ نہیں کہا جا سکتا کہ ابھی وہ لاہور یا پشاور سے گذر چکے ہیں۔ یا نہیں۔

(اورینٹ پریس)

کپاس کی عارضی کساد بازاری سے کاشتکاروں کو ہراساں نہیں ہونا چاہیئے

عنقریب فیکٹریاں کھولدی جائینگی

لاہور ۲۵ نومبر حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے ایک امروزہ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پنجاب کے زمینداروں اور کسانوں کو کپاس کی عارضی کساد بازاری سے گھبرانا نہیں چاہیئے اور انہیں سستے داموں کپاس فروخت نہیں کر دینی چاہیئے کپاس کی قیمتوں کو معیار پر لانے کے لئے انتظامات کر دئے گئے ہیں۔

یہ ضروری ہے کہ عوام اور خاص کر کپاس کی کاشت کرنیوالے کسانوں کو کپاس کی فصل کے پورے حالات سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کپاس کی فصل صوبے کی سب سے زیادہ نفع مند فصل ہے۔ امسال روئی میں بڑی آفت پڑ گئی کہ آڑھتی کمیشن ایجنٹ اور جننگ فیکٹریوں کے مالکان صوبے سے سب کے سب بھاگ گئے ہیں بنکوں اور بیمہ کمپنیوں کا بھی تمام کاروبار بند ہو گیا ہے کاشتکاروں کے مفاد کی خاطر حکومت نے نہایت اہم اقدامات کئے ہیں۔ قیمتوں کے عارضی طور پر گر جانے سے لوگوں کو ہراساں نہیں ہونا چاہیئے۔ فیکٹریاں چلنے کی دیر ہے۔ کہ قیمتیں معیار پر خود آ جائیں گی۔ بیرونی ممالک میں بھی کپاس کی بڑی مانگ ہے۔ (ا۔پ)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

انڈین یونین میں پاسپورٹ اور وزراء کی پابندیاں

مدراس ۲۵ر نومبر معلوم ہوا ہے کہ انڈین یونین کی مرکزی حکومت کی طرف سے صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ اس بات کی خاص احتیاط کی جائے۔ کہ ان تمام غیر ملکی لوگوں کے پاس جو پاکستان سے ہندوستان جانا چاہیں۔ علیحدہ پاسپورٹ اور وزا ہونا چاہیئے۔ ان کا وہ وزا جو پاکستان کے لئے انہوں نے حاصل کیا ہو۔ انڈیا میں داخل ہونے کے لئے کافی نہ ہوگا۔ (پاکستان کے اصل باشندے اس پابندی سے مستثنےٰ ہیں) صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ پاسپورٹ اور وزا وغیرہ چیک کرنے کے لئے جلد سے جلد سرحدوں ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں پر چوکیاں قائم کر دیں۔ اے پ۔

فلسطین کو تقسیم کرنے میں جمیعۃ اقوام اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہی ہے

سر محمد ظفر اللہ کی تقریر فلسطین کمیٹی میں

لیک سکسس ۲۵ر نومبر کل اتحادی اقوام کی جمیعۃ کی فلسطین کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں مختلف اسلامی ممالک کے نمائندوں نے تقسیم فلسطین کی تجویز پر کڑی نکتہ چینی کی۔ پاکستانی وفد کے قائد سر محمد ظفر اللہ خاں نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ تقسیم فلسطین کی تجویز پر غور کرتے ہوئے ہمیں چار امور کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ (۱) کیا قانونی طور پر فلسطین کی تقسیم جائز اور مناسب ہے؟ (۲) کیا یہ تجویز قابل عمل بھی ہے؟ (۳) کیا یہ تجویز مبنی بر انصاف ہے؟ (۴) کیا اس تجویز کے ذریعے فلسطین کا مسئلہ تسلی بخش طور پر حل ہو سکتا ہے۔ سر محمد ظفر اللہ خاں نے چاروں سوالات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ہر سوال کا جواب نفی میں ہی دیا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہا اگر اتحادی اقوام کی تنظیم نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وہ ان اختیارات سے تجاوز کر رہی ہے۔ جو اقوام کے چارٹر میں اس کے لئے تجویز کئے گئے تھے۔

مصری نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے اتحادی اقوام کو تنبیہ کی۔ کہ تقسیم فلسطین کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی صورت میں تمام دنیا کے عرب میں یہودیوں کو شدید جانی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اور یہودیوں اور عربوں کے درمیان ایک قومی اور نسلی جنگ شروع ہو جائیگی۔

ہندوستان میں ہوائی جہازوں کی پرواز پر پابندی

نئی دہلی۔ ۲۵ر نومبر۔ حکومت ہند کے محکمہ رسل و رسائل نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ ہندوستان کے اوپر سے گذرنے والے یا ہندوستان کے علاقہ میں پرواز کرنے والے بیرونی حکومتوں کے ہوائی جہازوں کے لئے ضروری ہے کہ پہلے وہ ہوائی اڈے میں اتر کر پروانہ راہداری حاصل کریں۔ منظور شدہ کمپنیوں کی طرف سے جو ہوائی سروسیں جاری ہیں۔ ان پر اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا۔

جو ہوائی جہاز اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پرواز کریں گے۔ ان کو گولی کا نشانہ بنایا جائیگا۔ یا کسی دوسرے ذرائع سے ان کو اترنے پر مجبور کیا جائیگا۔ (ؤ۔پ)

"شاہ ایران نے معاہدے کی منظوری نہیں دی تھی"

ایران کی طرف سے روس کے احتجاجی نوٹ کا جواب

طہران ۲۴ر نومبر۔ کل ایران کی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کے اس جوابی نوٹ پر بحث ہوئی۔ جو روس کی دھمکی کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ یاد رہے شمالی ایران کے تیل کے چشموں کے بارے میں ایک معاہدے کی رو سے روس کو جو مراعات ملنی تھیں۔ ایران کی پارلیمنٹ نے اس معاہدے کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ روس کی حکومت نے نہ صرف اس کے خلاف احتجاج کیا۔ بلکہ ایران کو دھمکی دی کہ وہ اس اقدام کے خطرناک نتائج کا خود ذمہ وار ہوگا۔ چنانچہ حکومت ایران کی طرف سے اس کی اس دھمکی کے جواب میں ایک نوٹ تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ان الزامات کا جو روس نے ایران پر لگائے ہیں۔ مفصل جواب دیا گیا ہے۔

جواب میں کہا گیا ہے کہ دسمبر ۱۹۴۴ء کے قانون کے مطابق ایرانی حکومت کا کوئی افسر بیرونی ممالک کی حکومتوں کے ساتھ تیل کے بارے میں گفت و شنید کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ قوام السلطنت اور روسی سفیر کے درمیان اس بارے میں جو خط و کتابت ہوئی تھی۔ وہ اس قانون کے ماتحت پارلیمنٹ کے نزدیک قابل قبول نہ تھی۔ اس لئے اس نے معاہدہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ اعتراضات کہ شاہ ایران معاہدے کی منظوری دے چکے تھے۔ یا یہ کہ قوام السلطنت نے خود اپنے اثر سے اس کو رد کروایا بالکل بے بنیاد ہیں۔ جنوبی ایران میں برطانیہ کو تیل کے بارے میں جو مراعات حاصل ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے جواب میں کہا گیا ہے۔ کہ وہ اس وقت کی یادگار ہیں کہ جب ایران کا معین دستور عالم وجود میں نہ آیا تھا۔ اس لئے اس کے متعلق ایرانی عوام کی رائے یا منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ روس کا یہ الزام کہ ایران نے برطانیہ کے مقابلے پر روس کے ساتھ [illegible] کی تفریق سے کام لیا ہے سر اسر غلط ہے۔ (رائٹر)

ریاستوں کو خودکشی کی اجازت

نئی دہلی ۲۵ر نومبر۔ انڈین مجلس آئین ساز میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ کیا ریاستیں آزاد نہیں ہیں کہ وہ دونوں ڈومینیوں میں سے کسی ایک ڈومینین میں بھی شامل نہ ہوں۔ سردار پٹیل نے کہا۔ یہ ایسا ہی سوال ہے۔ کہ آیا ریاستوں کو خودکشی کی اجازت ہے یا نہیں۔ اس جواب پر تمام ممبران ہنس پڑے۔ ا۔پ

حملہ آور حکومت پاکستان کے ایماء سے لڑ رہے ہیں؟

پاکستان پر پنڈت نہرو کا الزام

نئی دہلی ۲۵ر نومبر۔ آج انڈین اسمبلی میں جواب دیتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ کہ مجھے اس بات پر پورا اعتماد ہے۔ کہ ہندوستان گورنمنٹ نے کشمیر میں جو کچھ کیا بجا اور درست کیا۔ اور میں ہر گھڑی اس کی صداقت ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ہمارے پاس اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کافی ثبوت ہیں۔ کشمیر پر جو حملے ہوئے حکومت پاکستان کے بڑے بڑے افسروں کی ہدایات کے ماتحت ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کی طرف سے قبائلیوں کو اکسایا گیا۔ انہیں ہتھیار مہیا کئے گئے۔ اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان حملہ آوروں کی تنظیم پاکستانی حکام نے اس لئے کی تا ریاست پر زبردستی قبضہ کر لیا جائے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ پاکستان گورنمنٹ نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہندوستانی فوجوں کو بھی ہٹا لیا جائے۔ اور حملہ آور بھی واپس چلے جائیں۔ اور پھر کوئی فیصلہ کیا جائے۔ یہ ایک عجیب تجویز ہے۔ اور اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتی ہے کہ وہ حکومت پاکستان کے ایماء سے لڑ رہے ہیں۔ ہم لٹیروں کو حکومت کا درجہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کی اپنی کوئی حکومت نہیں ہے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کی پشت پر ایک حکومت ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی بجائے پاکستان نیشنل لیگ قائم کی جائیگی

لاہور ۲۵ر نومبر ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے نمائندے کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں جو ۱۳ سے ۱۵ر دسمبر تک کراچی میں ہونے والا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی موجودہ ہیئت میں ضرور تبدیلی ہو جائیگی۔

پاکستان اور ہندوستان کی علیحدہ علیحدہ حکومتیں قائم ہو جانے کی وجہ سے ناگزیر ہو گیا ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو لیگ کے ساتھ عہد وفاداری کی بندش سے آزاد کیا جائے۔ اب ضرورت ہے کہ ان کو موقع دیا جائے۔ کہ وہ نئے پیدا شدہ حالات میں کوئی مناسب حال راہِ عمل اختیار کریں۔

اس نئے اقدام سے نہ صرف یہ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنے واسطے کوئی لائحہ عمل تیار کرنے کا موقع مل جائے گا۔ بلکہ کانگرس کے ساتھ عہدِ وفاداری استوار کرنے کے بارے میں جو شبہات پیدا ہو رہے ہیں وہ بھی بہت حد تک دور ہو جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک تجویز یہ ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کو پاکستان نیشنل لیگ میں تبدیل کر دیا جائے۔ جس میں پاکستان کا ہر شخص بلا تفریق مذہب اس میں شامل ہو سکے۔ (ا۔پ)

"مدت کی غلامی نے ہمارے اخلاق بگاڑ دیئے ہیں"

انسداد رشوت ستانی کی مہم

لاہور ۲۵ر نومبر آج میاں ممتاز دولتانہ وزیر مال نے محکمہ سول سپلائی کی انسداد رشوت ستانی کمیٹی کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کمیٹی سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ وہ انسداد رشوت کے متعلق اپنی توجہ کو فی الحال محکمہ سول سپلائی تک محدود رکھے۔ تاکہ کام طاقت سے بڑھنے نہ پائے لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کمیٹی کے فیصلے اور سفارشات بالواسطہ تمام دوسرے محکموں کی صفائی میں بھی ممد و معاون ثابت ہوں گے۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ مدت کی غلامی نے ہمارے تمام اخلاق کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہوا ہے۔ ہر کوئی وقتی منفعت کے لئے [illegible] کی کوشش کرتا ہے۔ ا۔پ

انڈین افواج میں برطانوی افسران کی تعداد

نئی دہلی ۲۵ر نومبر آج انڈین اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر دفاع نے بتایا کہ اس وقت انڈین آرمی میں سترہ میجر جنرل اور اٹھاون بریگیڈیر ہیں۔ ان میں سے نو میجر جنرل اور سترہ بریگیڈیر ہندوستانی ہیں۔ اور انڈین افواج کے برطانوی افسران کی کل تعداد ۱۲۰۰ ہے۔ ا۔پ

روزنامہ الفضل لاہور — ۱۴ نومبر ۱۹۴۷ء

خطبہ جمعہ

اگر خدا تعالیٰ کے انعام کے وعدوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہو

تو

ہمیشہ انبیاء کی جماعتوں کے نمونہ کو اپنے سامنے رکھو اور اس کے مطابق اپنے اندر تغیر پیدا کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۴ نومبر ۱۹۴۷ء بمقام رتن باغ لاہور
مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ساڑھے تین سال کی بات ہے کہ میں مئی کے مہینہ میں ڈلہوزی گیا۔ وہاں مجھے الہام ہوا۔ کہ انما انزلت السورة الفاتحة لتدمیر فتنة الدجال (الفضل ۱۶ مئی ۱۹۴۴ء)

سورۂ فاتحہ

دجال کے فتنہ کو بیخ و بُن سے اکھیڑ دینے کے لئے نازل کی گئی ہے۔ یہ تو ہر مسلمان پر واضح بات ہے۔ کہ سورۂ فاتحہ اپنے اندر بہت سی خوبیاں رکھتی ہے۔ وہ قرآن شریف کا ایک خلاصہ ہے اور قرآن کریم کا وہ حصہ جو اس کے بعد آتا ہے اس کی تفسیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کو قرآن کریم کے لکھنے والوں نے پہلی سورۃ قرار نہیں دیا۔ بلکہ پہلی سورۃ سورۂ بقرہ کو قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ اس کو پہلی سورۃ قرار دینے سے یہ نتیجہ نکلتا تھا۔ کہ یہ بھی تفصیلی قرآن کا حصہ ہے۔ حالانکہ وہ قرآن کا حصہ تو ہے مگر تفصیلی قرآن کا حصہ نہیں۔ اس نکتہ کے نہ سمجھنے کی وجہ سے مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوا ہے۔ اور بعض نے سورۂ فاتحہ کو قرآن کریم سے الگ سمجھا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم سے سورۂ فاتحہ الگ نہیں۔ قرآن نام ہے دو حصوں کا ایک حصہ اجمالی قرآن ہے۔ اور ایک حصہ تفصیلی قرآن ہے۔ اجمالی قرآن سورۂ فاتحہ ہے۔ اور تفصیلی قرآن سورۂ بقرہ سے سورۂ والناس تک ہے یہ

دونوں حصے

مجموعی طور پر قرآن کہلاتے ہیں جن لوگوں نے سورۂ بقرہ کو پہلی سورۃ سمجھتے ہوئے سورۂ فاتحہ کو قرآن سے الگ سمجھا ہے۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔ درحقیقت ایسے ہی لوگوں کے اعتراضات کو لے کر یورپین مصنف اعتراض کر دیا کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے حالانکہ کوئی اختلاف نہیں۔ قرآن نام ہے سورۂ فاتحہ کی بسم اللہ سے لے کر والناس کی س تک۔ مگر جو مکمل قرآن ہے اس کا ایک حصہ سورۂ فاتحہ ہے۔ اور ایک حصہ تفصیلی ہے۔ جو سورۂ بقرہ سے والناس تک ہے۔ جب خدا نے مجھے فرمایا کہ انما انزلت السورة الفاتحة لتدمیر فتنة الدجال تو اس کے یہ معنے تھے کہ سورۂ فاتحہ اپنی ذات میں اور سورۂ فاتحہ کی جو تفصیل ہے وہ بھی۔ کیونکہ وہ بھی انہی مضامین کی حامل ہے۔ جو سورۂ فاتحہ میں پائے جاتے ہیں۔

فتنۂ دجال

کے استیصال کے سامان اپنے اندر رکھتی ہے۔ گویا درحقیقت اس کے مفہوم میں یہ امر شامل ہے کہ سورۂ فاتحہ سے لے کر قرآن کریم کے آخر تک فتنۂ دجال کے توڑ دینے کے سامان بہم پہنچائے گئے ہیں۔

فتنہ دجال کے معنے کرنے میں بھی بعض لوگ غلطی کرتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ

دجال سے مراد

فقط ایک قوم ہے جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے۔ اور جس کے متعلق وعدہ تھا کہ وہ ایک خاص زمانہ میں ظاہر ہوگی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک خاص زمانہ میں ظاہر ہونے والی ایک قوم ہے جس کا نام دجال ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ دجال ایک لفظ ہے۔ اور اس کے معنے جس پر بھی چسپاں ہونگے وہ دجال ہی کہلائے گا۔ مثلاً رنگترہ ایک لفظ ہے۔ ہم اگر اپنے ملازم سے کہیں کہ میرے بستر پر ایک رنگترہ پڑا ہے اسے اٹھا لاؤ اور دوسرے دن ہم ملازم کو کہیں کہ بازار سے رنگترہ خرید لاؤ تو کیا وہ نوکر عقلمند کہلائے گا۔ اگر وہ یہ کہے کہ کل آپ نے میرے سامنے کہا تھا کہ بستر پر سے رنگترہ اٹھا لاؤ۔ آج بازار سے میں کہاں خرید لاؤں۔ ہر شخص جس کے دماغ میں عقل ہو وہ جانتا ہے۔ کہ

بامعنی لفظ

ان تمام چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے جن پر اس کے معنے صادق آسکتے ہوں۔ پھر کبھی ایک ہی لفظ سے قریب کی چیز کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور کبھی بعید کی چیز کی طرف مثلاً کبھی آدمی سے ہم خاص آدمی مراد لیتے ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ باقی آدمیوں کو ہم نے آدمیت کے دائرہ سے خارج کر دیا ہے۔ بلکہ اس وقت اس خاص کلام کے لحاظ سے آدمی سے وہ مخصوص آدمی مراد ہوتا ہے۔ جس کی طرف ہم اشارہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہم کہیں گے کہ آدمی باہر کھڑا ہے اسے خط دے آؤ۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ زید یا بکر باہر کھڑا ہے اسے خط دے آؤ لیکن اگر دوسرے وقت ہم یہ کہیں کہ ایسے اتنے آدمی اس مجلس میں جمع ہیں۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہونگے کہ کل والا آدمی جو دروازہ میں کھڑا تھا۔ اسی قسم کے اور ہزاروں آدمی پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک جگہ لفظ آدمی ایک خاص آدمی کی طرف اشارہ کر رہا ہوگا۔ اور دوسری جگہ لفظ آدمی ہزاروں آدمیوں کی طرف اشارہ کر رہا ہوگا۔ جب ہم کہتے ہیں کہ رنگترہ چارپائی پر پڑا ہوا ہے۔ اسے اٹھا لاؤ۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ

رنگترہ کی جنس میں سے

ایک عدد پھل جو چارپائی پر پڑا ہے اسے اٹھا لاؤ۔ لیکن دوسرے وقت اس لفظ کے استعمال کرنے کے معنے ہوں گے کہ اس جنس کے دوسرے افراد کیونکہ لفظ رنگترہ کے بہت سے افراد ہوتے ہیں۔ جس طرح آم کے بہت سے افراد ہیں۔ آڑو کے بہت سے افراد ہیں۔ سیب کے بہت سے افراد ہیں۔ امرود کے بہت سے افراد ہیں۔ اسی طرح لفظ عورت کے بہت سے افراد ہیں لفظ بچہ کے بہت سے افراد ہیں۔ عورت بیٹی سے کہتی ہے کہ بچہ رو رہا ہے۔ جاؤ اور اسے گودی میں اٹھاؤ۔ اس وقت اگر وہ گلی میں سے کسی بچہ کو اٹھا لے اور کہے کہ تم نے صرف بچہ کہا تھا۔ اور بچہ سے یہ بچہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ تو وہ بے وقوف ہی ہوگی۔ لیکن دوسرے وقت جب بچے شرارت کر رہے ہوتے ہیں تو عورت کہتی ہے کہ بچے شرارت کر رہے ہیں انہیں منع کرو اس وقت اگر وہ یہ کہے کہ یہ عجیب امر ہے کہ کل ایک بچہ کہا تھا اور آج بچے کہتی ہو۔ تو یہ اس کی اپنی حماقت ہوگی۔ کیونکہ جب اس نے بچہ کہا تھا۔ تو اس کے معنے تھے کہ وہ بچہ جس کو تم جانتے ہو۔ اور جب اس نے بچے کہا۔ تو اس کے معنے یہ تھے۔ کہ

محلہ کے بچے یا دوسرے بچے

جو شرارت کر رہے ہیں۔ پہلے موقعہ پر بچے سے مراد خاص بچہ تھا۔ اور دوسرے وقت اس سے مراد عام بچے تھے۔

دجال کے معنے

ہوتے ہیں ملمع سازی کرنے والا۔ دھوکہ بازی کرنے والا۔ جھوٹ بولنے والا۔ جو قوم بھی ملمع سازی سے کام لیتی ہے۔ دھوکہ بازی کرتی ہے۔ فریب کاری کا ارتکاب کرتی ہے وہ دجال ہے۔ پس لفظ دجال سے جہاں ایک خاص گروہ مراد ہوگا جو پادریوں کا ہے۔ وہاں دجال کے لغوی معنوں کے لحاظ سے

وہ تمام افراد مراد ہوں گے جو دھوکہ بازی کرتے ہیں۔ اور جھوٹ بولتے اور فریب کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جب خدا نے مجھے فرمایا کہ انما انزلت السورۃ الفاتحۃ لتدمیر فتنۃ الدجال تو ضروری نہیں تھا۔ کہ اس سے صرف عیسائیوں کا فتنہ ہی مراد ہو جب

قرآن ساری دنیا کے لئے

ہے۔ اور سورۃ فاتحہ قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ دنیا کے سارے فتنوں کا علاج سورۃ فاتحہ میں موجود ہے۔ اور اگر دنیا کے سارے فتنوں کا علاج سورۃ فاتحہ میں موجود ہے۔ اور اگر قرآن میں ساری بیماریوں کا علاج موجود ہے۔ کیونکہ وہ تفصیل ہے۔ اور تفصیل میں وہی بات آسکتی ہے۔ جو خلاصہ میں موجود ہو۔ جیسے آم کے درخت میں وہ خصوصیت نہیں آسکتی جو اس کی گٹھلی میں نہ ہو۔ اسی طرح قرآن کریم میں وہ بات نہیں آسکتی۔ جو سورۃ فاتحہ میں نہ ہو۔ اور اگر قرآن سب

روحانی بیماریوں کا علاج

ہے۔ تو ساری روحانی بیماریوں کا علاج سورۃ فاتحہ میں بھی ہے۔ کیونکہ قرآن تفصیل ہے۔ اور سورۃ فاتحہ اس کا خلاصہ ہے۔ پس جب یہ کہا گیا کہ سورۃ فاتحہ میں دجال کے فتنہ کا ردّ ہے۔ تو اس کے معنے درحقیقت یہ تھے۔ کہ تمام قسم کی خرابیاں جو قومی درجہ تک پہونچ جاتی ہیں۔ اور جن میں جھوٹ اور فریب سے کام لیا جاتا ہے۔ اس کا علاج سورۃ فاتحہ میں موجود ہے۔

کچھ دن ہوئے میں دعا کر رہا تھا کہ متواتر یہ آیات میری زبان پر جاری ہوئیں۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اور یہ آیات بھی سورۃ فاتحہ کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس میں بھی اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ موجودہ فتنہ کا علاج ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ کسی اور کے ہاتھ میں نہیں۔

ہماری جماعت

محتاج ہے اس بات کی۔ کہ وہ ان لوگوں کے راستہ پر چلے۔ جن پر خدا تعالیٰ نے انعام نازل کیا۔ ہماری مصیبتوں کا یہ علاج نہیں کہ ہم افسوس اور حسرت بھرے دل کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ ہماری مصیبتوں کا یہ علاج نہیں کہ ہم رونے لگ جائیں۔ ہماری مصیبتوں کا یہ علاج نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں۔ اور سستی دکھائیں۔ ہماری مصیبتوں کا یہ علاج نہیں کہ ہم

دنیوی تدابیر

کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ دنیوی تدابیر بھی مصائب کو دُور کرنے کا ایک ذریعہ ہوتی ہیں۔ اور ایک حد تک دنیوی تدابیر اختیار کرنی لازمی ہوتی ہیں۔ مگر دنیوی تدابیر مصیبتوں کا علاج نہیں ہوتیں۔ جس طرح مکان کی دیواروں پر بیل بوٹے بنائے جاتے ہیں۔ مگر وہ مکان نہیں کہلاتے یہی حال دنیوی تدابیر کا ہوتا ہے۔ یا تم مکان بناتے ہو تو کہتے ہو۔ اس مکان کے دروازے اور کھڑکیاں اور چھتیں دیودار کی بنائی جائیں۔ یا چیل کی بنائی جائیں یا کیل کی بنائی جائیں یا ٹیک (ساگوان) کی بنائی جائیں۔ حالانکہ ٹیک کا بنا ہوا دروازہ بھی دروازہ ہی کہلاتا ہے۔ چیل کا بنا ہوا دروازہ بھی دروازہ ہی کہلاتا ہے۔ کیل کا بنا ہوا دروازہ بھی دروازہ ہی کہلاتا ہے۔ دیودار کا بنا ہوا دروازہ بھی دروازہ کہلاتا ہے۔ ٹیک یا چیل یا کیل یا دیودار کی وجہ سے وہ کوئی نئی چیز نہیں بن جاتی۔ اسی طرح

دنیوی سامان

بھی محض زیبائش ہوتے ہیں۔ اور ان سامانوں کو اختیار کرنا ایسی ہی بات ہوتی ہے۔ جیسے لکڑی کے لئے ہم یہ تجویز کریں کہ کیل آجائے یا دیار یا چیل اور ٹیک وغیرہ آجائے۔ اصل چیز جس سے

دینی سلسلوں کا ارتقاء

وابستہ ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو کسی الٰہی سلسلہ میں داخل ہوں صراط مستقیم پر چلنے والے ہوں اور صراط مستقیم پر جا کر جو لوگ خدا تعالےٰ کے انعام حاصل کر چکے ہوں۔ ان کے نقش قدم کی اتباع کرنے والے ہوں۔ اگر یہ نیک تغیر ان میں پیدا ہو جائے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی رضا اختیار کریں۔ صراط مستقیم پر چلیں۔ اور پہلے نیک لوگوں کی نقل کریں۔ تو یقیناً ان کے اندر کامیابی کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جب ان کے اندر کامیابی کے سامان پیدا ہو جائیں۔ تو باہر کی دنیا میں بھی پیدا ہونے لگ جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ انسان کی نجات کا ذریعہ پہلے اس کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر بعد میں بیرونی دنیا میں اس کا ظہور ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے جو پہلے کبھی شائع نہیں ہوا۔ کہ

حق اولاد در اولاد

یعنی اولاد کا حق اس کے اندر موجود ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس جگہ اولاد سے صرف جسمانی اولاد مراد ہو۔ بلکہ ہر احمدی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا۔ وہ آپ کی روحانی اولاد میں شامل ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تمہارے لئے کامیابی کے سامان باہر سے پیدا ہونگے۔ بلکہ پہلے یہ سامان خود تمہارے اندر پیدا ہونگے اور ہم نے ان سامانوں کے پیدا ہونے کے تمام ذرائع مہیا کر دیئے ہیں۔ ہم نے اپنی تعلیمیں تمہارے سامنے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔ جتنا جتنا تم ان تعلیموں کو اپنی عملی زندگی میں شامل کرتے جاؤ گے۔ اتنا ہی تمہارے لئے

بیرونی دنیا میں تغیر

پیدا ہوتا چلا جائے گا۔ گویا تمہارا حق تمہیں بیرونی دنیا سے نہیں ملے گا۔ بلکہ تمہارے اپنے دل کی طاقت سے تمہارا حق تمہیں ملے گا۔ جتنا جتنا تم اپنے دل میں نیک تغیر پیدا کرو گے۔ جتنی جتنی تم اپنے اندر اصلاحات کرو گے۔ تمہیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اسی تغیر اور اسی اصلاح کے مطابق دنیا چکر کھاتی جائے گی۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بیرونی دنیا سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو بیرونی دنیا سے فیض حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ بیرونی دنیا ان کے مطابق تبدیل کی جاتی ہے۔ انبیاء کی جماعتیں ایسی ہی ہوتی ہیں کہ دنیا ان کے مطابق بدل جاتی ہے۔ وہ دنیا کے مطابق نہیں بدلتے۔ اور اگر دنیا کو بدلنے والی بات ان کے اندر نہ ہو۔ تو وہ

ایک بے کار وجود

ہوتے ہیں۔ اور وہ اتنا بھی فائدہ بخش نہیں ہوتے۔ جتنے وہ لوگ جو دنیا کے مطابق بدلتے ہیں۔ وہ بہرحال دنیا کے اثر کو قبول کرتے چلے جاتے ہیں خواہ وہ اثر اچھا ہو یا بُرا جیسے ایک کڑوی چیز ہے۔ اسے جو بھی کھائے گا اس کی کڑواہٹ سے متاثر ہوگا۔ لیکن جو چیز دوسرے پر اثر ڈالنے کے لئے پیدا کی گئی ہو۔ جب تک خود اس میں قوت متاثرہ نہ ہوگی۔ وہ دوسرے پر اثر نہیں ڈال سکے گی۔ مثلاً انسان کے جسم میں بعض تاثیریں ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے جسم میں گرمی ہوتی ہے۔ اگر اسے ٹھنڈے جسم پر رگڑا جائے تو اس میں بھی گرمی پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ امر ظاہر ہے کہ اگر کسی کے اپنے ہاتھ میں گرمی نہیں ہوگی۔ تو خواہ اسے کتنا ہی کسی دوسری چیز کے پاس رکھا جائے دوسری چیز میں گرمی پیدا نہیں ہوگی۔ پس جو فائدہ کسی چیز کے اندرونی تغیر سے پیدا ہونے والا ہو وہ بہرحال اندرونی تغیر کا محتاج ہوتا ہے۔ جب تک اندر تغیر نہ ہو باہر کوئی اثر ظاہر نہیں ہو سکتا۔

انبیاء کی جماعتیں بھی اسی قسم میں شامل ہیں جو اندرونی تغیرات کی محتاج ہوتی ہیں۔ وہ دنیا سے متاثر نہیں ہوتیں بلکہ دنیا کو متاثر کرتی ہیں۔ جو چیزیں دنیا سے متاثر ہونے کے لئے پیدا ہوتی ہیں۔ وہ تو بہرحال اسی غرض کے لئے پیدا ہوتی ہیں۔ مگر جو چیزیں متاثر کرنے کے لئے پیدا ہوتی ہیں جب تک خود ان میں قوت موثرہ نہ ہو۔ وہ کسی کام نہیں آسکتیں۔ پس اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ ہماری جماعت کو ہمیشہ انعمت علیھم کا گروہ اپنے سامنے رکھنا چاہیئے اور ان کے

نقش قدم

پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تم میں سے ہر شخص نے تصویر تو نہیں کھینچی ہوگی۔ لیکن دوسروں کو تصویر کھینچتے تم میں سے اکثر نے دیکھا ہوگا۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ بعض لوگ ہاتھ میں برش لئے اور سامنے کاغذ یا کپڑا لٹکائے بعض دفعہ دریا یا نہر یا پہاڑ ایسے ہی کسی اور نظارہ کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ اس نظارہ کو دیکھتے جاتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کاغذ یا کپڑے پر برش مارتے جاتے ہیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ اس نظارہ کی تصویر کھچ جاتی ہے۔ اس مثال سے تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ تصویر کشی کے لئے دوسرے کے سامنے جانا پڑتا۔ اور اس کو اپنی نظروں کے سامنے رکھنا پڑتا ہے۔ اگر اس مثال کا سمجھنا بعض لوگوں کے لئے مشکل ہو۔ تو فوٹو کے کیمرہ کو تو ہر شخص جانتا ہے۔ گاؤں کے لوگ بھی جانتے ہیں کہ کیمرہ کے اندر فلم بھری ہوئی ہوتی ہے شیشہ ہوتا ہے فوٹو کھینچنے والا۔ دوسرے کو سامنے بٹھا کر کیمرہ کا مونہہ کھولتا اور پھر جلدی سے اسے بند کر لیتا ہے۔ اور اس طرح اس کا فوٹو آجاتا ہے۔ تم میں سے اکثر نے اس طرح اپنے فوٹو کھچوائے ہونگے بلکہ آجکل شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو۔ جس نے کبھی نہ کبھی فوٹو نہ کھچوایا ہو۔ اور جسے پتہ نہ ہو کہ فوٹو کھینچنے کا کیا طریق ہوتا ہے

مصور کا طریق

یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اس شخص کو اپنے سامنے بٹھا لیتا ہے۔ جس کی تصویر کھینچنا اس کا مقصد ہوتا ہے پھر اس کی طرف غور سے دیکھتا ہے۔ ناک بنانی ہو۔ تو اس کے ناک کو دیکھے گا۔ اور پھر کاغذ پر برش مارے گا۔ چہرہ بنانا ہو تو چہرہ دیکھ دیکھ کر برش مارتا جائے گا۔ جہاں نشیب دیکھتا ہے وہاں اسی طرح کا نشیب بنا دیتا ہے۔ جہاں ابھار دیکھتا ہے وہاں اسی قسم کا ابھار پیدا کر دیتا ہے۔ غرض وہ اس چیز کو اپنے سامنے رکھتا ہے جس کی تصویر کھینچنا چاہتا ہے۔ اور فوٹو گرافر اگر کوئی فوٹو کھینچنا چاہتا ہے تو اسے بھی دوسرے کو کیمرہ کے سامنے کھڑا کرنا پڑتا ہے اگر وہ سامنے کھڑا ہوگا۔ تو اس کا فوٹو آجائے گا۔ اور اگر سامنے کھڑا نہیں ہوگا۔ تو اس کا فوٹو نہیں آئیگا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں بھی مومن کو مصور قرار دیا گیا ہے۔ اور پہلوں کو مصوَّر بنایا گیا ہے۔ مومن اپنے دل پر تصویر کھینچتا ہے مگر کن لوگوں کی؟ ان لوگوں کی جو پہلے گذر چکے ہیں۔ اور جو خدا تعالےٰ کے انعامات کے وارث بن چکے ہیں۔

وہ دعا کرتا اور روزانہ

اللہ تعالیٰ سے التجا

کرتا ہے کہ اے خدا مجھے سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ یہ امر ظاہر ہے کہ اس جگہ رستہ سے مراد کوئی ظاہری سڑک نہیں جس پر لوگ چل چکے ہوں۔ بلکہ رستہ سے مراد پہلے لوگوں کا ڈھنگ اور ان کا طور طریق ہے۔ یہ مراد نہیں کہ جیسے لاہور سے امرتسر یا لاہور سے گوجرانوالہ سڑک جاتی ہے اور لوگ اس پر سفر کرتے ہیں۔ اس طرح کی کوئی سڑک اس آیت میں بھی مراد لی گئی ہے۔ بلکہ اس جگہ رستہ سے مراد پہلے لوگوں کا طور طریق اور ان کا طرز عمل ہے۔ اور مومن کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ روزانہ یہ دعا کیا کرے کہ الٰہی مجھے سیدھا طور طریق بتا۔ ان لوگوں کا طور طریق جو تیرے

منعم علیہ گروہ

میں شامل ہو چکے ہیں۔ گویا مومن اپنے دل پر پہلے لوگوں کی تصویر کھینچتا ہے۔ مگر یہ تصویر اسی وقت کھینچ سکتا ہے۔ جب وہ لوگ ہر وقت اس کی آنکھوں کے سامنے رہیں۔ جب تک یہ ان لوگوں کو اپنے سامنے رکھیگا ان کی تصویر اپنے دل پر کھینچنے میں کامیاب رہیگا۔ اور جب یہ ان کو اپنے سامنے نہیں رکھیگا ان کی تصویر کھینچنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ پس اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں بتایا گیا ہے کہ وہ لوگ جن کا انجام بخیر ہو گیا جو آخر تک صداقت پر قائم رہے جنہوں نے مرتے دم تک

خدا تعالیٰ کا دامن

نہ چھوڑا۔ اور جن کا نیک اور پاک ہونا یقین کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی تصویر اپنے دل پر کھینچنے کی تمہیں پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ زندگی میں تو انسان کے متعلق ہر وقت خطرہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا قدم ڈگمگا جائے اور وہ سیدھے راستہ سے منحرف ہو جائے۔ آج نیک ہے۔ تو کل مرتد ہو جائے۔ مگر جو فوت ہو گیا۔ اور نہ ایمان کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے جا ملا۔ وہ

دوسروں کے لئے ایک نمونہ

بن گیا۔ اور اس کی اتباع یقیناً انسان کی نجات اور اس کی اُخروی بہبودی کے لئے ضروری ہو گئی۔ پس اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں ہمیں اسی امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ جب تم کسی نیک جماعت میں داخل ہو۔ تو تم ہمیشہ

یہ دعا کیا کرو

کہ وہ نیک اور پاک لوگ جو پہلے گذر چکے ہیں۔ اور فوت ہو چکے ہیں جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ مرتد نہیں ہوئے۔ اور ان کا انجام بخیر ہو گیا۔ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ تا ہمارے اندر بھی نیکی اور تقویٰ پیدا ہو۔ اور ہم بھی تیرے قرب سے متمتع ہوں۔ مگر مغضوب علیہم اور ضالین نہ بنائیو۔

یعنی وہ لوگ جو گمراہ ہو گئے یا مرتد ہو کر مر گئے خواہ کسی وقت انہوں نے بہتر اقرب ہی کیوں نہ حاصل کیا ہوا ہو۔ ان جیسا بننے سے ہمیں محفوظ رکھیو۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک وقت انسان ولی اللہ ہو۔ اور دوسرے وقت ارتداد کے گڑھے میں گر جائے جیسے

بلعم باعور کا واقعہ

لوگوں کو معلوم نہیں۔ تورات میں لکھا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے چلے اور فلسطین کی طرف گئے۔ تو رستہ میں ایک بادشاہت آتی تھی حضرت موسیٰ اور آپ کی قوم نے اس کا مقابلہ کیا۔ اور حضرت موسیٰؑ غالب آ گئے۔ اس قوم نے اپنے بادشاہ سے کہا۔ کہ بلعم اللہ تعالیٰ کا نہایت پیارا اور صاحب الہام انسان ہے آپ اس سے دعا کرائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو موسیٰؑ کے مقابلہ میں فتح بخشے۔ بلعم کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ اور وہ لوگوں سے بھی کہا کرتا تھا۔ کہ مجھ سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ تمہاری دعائیں قبول کی جائیں گی۔ بادشاہ نے بلعم سے درخواست کی۔ اور انہوں نے

حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں

اس بادشاہ کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ دعا کر ہی رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں الہام ہوا کہ اس بادشاہ کے مقابلہ میں ہمارا نبی ہے وہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہم تمہاری دعا قبول کر کے اسے تباہ کر دیں۔ بلعم خاموش ہو گیا۔ اور اس نے بادشاہ سے کہہ دیا کہ میں اب دعا نہیں کر سکتا۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جھاڑ پڑتی ہے۔ اس نے پھر اصرار کیا مگر وہ نہ مانا آخر کسی نے اس بادشاہ کو ترکیب بتلائی۔ کہ بلعم پر اس کی بیوی کا بہت اثر ہے۔ اسے کچھ روپیہ بھجوا دیا جائے۔ تو اس کے کہنے پر ممکن ہے۔ بلعم پھر دعا کے لئے تیار ہو جائے جس طرح آج کل لوگ مجسٹریٹوں کی بیویوں کو تحائف بھجوا دیتے ہیں۔ اور وہ زور دے کر اپنے خاوندوں کو ان کے حق میں فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ اسی طرح بادشاہ کو یہ ترکیب بتلائی گئی۔ چونکہ بالعموم خدا تعالیٰ کے بندے دنیا کمانے میں کم حصہ لیتے ہیں۔ اور ان کی مالی حالت کمزور ہوتی ہے۔ اسی قسم کی حالت بلعم کی بھی تھی جب بادشاہ نے اس کی بیوی کو بہت کچھ روپیہ بھجوا دیا تو اس نے اپنے خاوند سے کہا کہ ہم کتنی مصیبت برداشت کر رہے تھے۔ اور کس طرح ہم پر فاقے آتے تھے۔ اب بادشاہ نے ہمارے ساتھ اتنا حسن سلوک کیا ہے۔ تم ایک دفعہ میری خاطر موسیٰ کے مقابلہ میں دعا کر دو۔ خدا کا تمہارے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔ تمہاری دعا سے اگر موسیٰ مر گیا تو بہتر ورنہ اس گناہ کے متعلق بعد میں توبہ کر لینا۔ وہ بیوی کے کہنے پر ایک پہاڑ کی چٹان پر گئے جہاں سے موسیٰ اور ان کی فوج نظر آتی تھی۔ اور دعا میں مشغول ہو گئے جب دعا کے لئے انہوں نے ہاتھ اٹھائے۔ تو یکدم ان پر

کشفی حالت

طاری ہوئی۔ اور انہیں معلوم ہوا۔ کہ ان کے سینہ میں سے ایک کبوتر نکلا۔ اور ہوا میں پرواز کر گیا ہے۔ اس کے بعد انہیں الہام ہوا۔ اے بلعم تیرے ساتھ ہمارا وعدہ دعاؤں کی قبولیت کا تیرے ایمان کی وجہ سے تھا جب تو ہمارے ایک برگزیدہ نبی کے مقابلہ میں کھڑا ہو گیا۔ تو ہماری نگاہ میں تیرا ایمان بالکل ذلیل ہو گیا۔ چنانچہ یہ کبوتر جو تیرے سینہ میں سے نکل کر ہوا میں اُڑ گیا ہے۔ یہ تیرا ایمان تھا۔ جو ہمارے پاس آ گیا ہے اور بلعم بے ایمان کی دعا قبول کرنے کا ہم نے وعدہ نہیں کیا تھا۔ تو دیکھو ایک انسان خواہ کتنا بھی برگزیدہ ہو اگر اس کا انجام خراب ہو جائے۔ تو اس کی نقل کر کے ہم نے کیا کرنا ہے پس

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین گو الہام میں غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے الفاظ نہیں۔ مگر بہرحال یہ الفاظ پہلی آیت کے ساتھ ہی ہیں۔ اور اس طرح ہمیں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ جو لوگ ایسی حالت میں مر گئے۔ کہ وہ انعمت علیہم میں شامل نہ تھے۔ وہ بہرحال مغضوب تھے یا ضال اور ان کی اتباع انسان کو ذلیل کرنے والی ہے پس مومن کو ہمیشہ اپنے سے پہلے لوگوں کے طریق عمل کو دیکھنا چاہیئے۔ اور غور کرنا چاہیئے کہ انہوں نے ہمارے لئے کیا نمونہ چھوڑا ہے۔ ایک انسان پر مصیبت آتی ہے۔ تو وہ ہر وقت روتا پھرتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ لٹ گیا میں تباہ ہو گیا۔ میں برباد ہو گیا۔ اُسے سوچنا اور

غور کرنا چاہیئے

کہ کیا موسیٰؑ پر مصیبت نہیں آئی۔ کیا عیسیٰؑ پر مصیبت نہیں آئی۔ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مصیبت نہیں آئی۔ پھر وہ ان کو کیوں نبی مانتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک ملک کا وعدہ دیا گیا۔ مگر وہ اس ملک سے باہر ہی وفات پا گئے۔ کیا موسیٰؑ نعوذ باللہ جھوٹے تھے۔ کہ وہ بغیر اس ملک میں داخل ہونے کے وفات پا گئے۔ اور ان کی قوم

جنگلوں میں بھٹکتی پھری

کیا حضرت عیسیٰؑ نعوذ باللہ جھوٹے تھے۔ جن پر شدید مصائب آئے کیا رام چندر جھوٹے تھے۔ جن کو بارہ برس کا بن باس ملا۔ اور دشمن ان کی بیوی تک چھین کر لے گیا۔ کیا زرتشتؑ جھوٹے تھے جنہیں ایک لمبی لڑائی لڑنی پڑی اور جس میں انہیں کئی بار شکستیں ہوئیں۔ کیا حضرت نوحؑ جھوٹے تھے جن کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا۔ وہ وطن جس میں ان کے باپ دادا کی قبریں تھیں۔ حضرت آدمؑ کی قبر بھی وہیں تھی اور ان کی نشانیاں بھی اسی جگہ تھیں۔ مگر انہیں وطن چھوڑنا پڑا۔ کیا اس مصیبت کی وجہ سے کوئی شخص انہیں جھٹلانے کی جرأت کر سکتا ہے۔ غرض انعمت علیہم کے گروہ کی طرف جب انسان

نظر ڈالے گا۔ اسے کئی چیزیں جو اس کے لئے

ٹھوکر کا موجب

بن جاتی ہیں۔ ایسی نظر آئیں گی جو ان میں بھی پائی جائیں گی۔ اور جب وہ دیکھے گا۔ کہ باوجود ان مشکلات کے انبیاء اور ان کی جماعتوں نے ایمان کا دامن نہ چھوڑا۔ اور وہ کامیابی حاصل کر کے رہے تو اس کی ہمت بھی بڑھے گی۔ اور وہ

مشکلات پر غالب

آنے کی کوشش کرے گا پس اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ تم گذشتہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کے نمونہ کو اپنے سامنے رکھو۔ اور ہر وقت ان کے واقعات کو دیکھتے رہو۔ تم پر اگر مصائب آتے ہیں۔ تو تم دیکھو کہ کیا ایسی ہی مصیبتیں ان پر نہیں آئیں۔ پھر انہوں نے کیا ثبات قدم دکھایا اور کس طرح اللہ تعالیٰ سے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

احد کی جنگ

میں زخمی ہو کر ایک گڑھے میں جا پڑے۔ اور صحابہ نے سمجھا کہ آپ مارے گئے ہیں۔ تو اس وقت صحابہ کی کیا حالت ہوئی۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ آپ مارے نہیں گئے۔ سوال یہ ہے۔ کہ صحابہؓ نے کیا سمجھا تھا صحابہ یہی سمجھتے تھے۔ کہ آپ شہید ہو چکے ہیں۔ پھر غور کرو اور سوچو کہ جب صحابہ نے اُحد کی جنگ میں یہ دیکھا۔ کہ اسلامی لشکر تتر بتر ہو چکا ہے جب صحابہ سمجھتے تھے۔ کہ ہماری عورتیں اور بچے اب صرف آٹھ میل کے فاصلہ پر رہ گئے ہیں۔ اور درمیان میں کوئی لشکر نہیں۔ جو دشمن کے حملہ کو روک سکے جب صحابہ کے سامنے تین ہزار کا نہایت زبردست اور تجربہ کار لشکر کھڑا تھا۔ جس نے تمام اسلامی لشکر کو تتر بتر کر دیا تھا۔ اس وقت صحابہؓ نے کیا سمجھا تھا۔ اس وقت اُمید کا ۱ فیصدی پہلو بھی تو ان کے سامنے نہیں تھا۔ اُمید انسان کرتا ہے جتھے پر مگر اس وقت مسلمانوں کا کوئی جتھہ نہیں تھا۔ تمام لشکر تتر بتر ہو چکا تھا۔ اُمید انسان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کسی نبی یا اس کے کسی برگزیدہ انسان کی موجودگی پر اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ انسان دعا کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ مصائب کو دور فرما دے گا۔ مگر وہ شخص ان کے نزدیک شہید ہو چکا تھا۔ اور

اُس کا مقدس جسم

لاشوں کے نیچے پڑا تھا۔ پھر انسان سمجھتا ہے۔ کہ ابھی ہماری اور فوجیں تیار کھڑی ہیں۔ اگر ایک فوج کو شکست بھی ہوتی ہے۔ تو کیا ہوا۔ مگر اُحد اور مدینہ کے درمیان کوئی اسلامی فوج نہیں تھی۔ اور نہ راستہ [illegible] پڑتی تھی انسان سمجھتا ہے کہ اس کے شہر کے قلعے محفوظ ہیں۔ مگر مدینہ میں کوئی قلعہ نہ تھا۔ اور مسلمان عورتوں اور بچوں کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں تھا۔ پھر کونسی چیز تھی جس نے ان کو

ایمان پر قائم

رکھا۔ وہ کون سی بات تھی جس کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ آپ قتل نہیں ہوں گے مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ کہ اگر ہمارا یہ رسول فوت ہو جائے۔ یا قتل کر دیا جائے۔ تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے خدا تعالیٰ نے یہ بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کے بعد نہیں کہی۔ بلکہ آپ کی زندگی اور آپ کی موجودگی میں کہی۔ کیونکہ نبی کی سچائی کا اس کی زندگی میں ہی ثبوت مل جاتا ہے۔ اگر موت کے بعد اس کی سچائی کا ثبوت ملے تو زندگی میں اس پر ایمان لانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ اور جب کسی نبی کی سچائی معلوم ہو گئی۔ تو پھر اس کی موت یا اس کا قتل کسی مومن کو ڈگمگا ہی کس طرح سکتا ہے جو چیز ایک دفعہ پرکھ لی گئی۔ جس کے خالص اور

بے عیب ہونے کا مشاہدہ

کر لیا گیا۔ جس کے قیمتی ہونے کا ثبوت مہیا ہو گیا۔ اسے انسان بہرحال خالص اور بے عیب اور قیمتی ہی قرار دے گا۔ خواہ وہ زندہ ہو یا قید و بند کی مشکلات میں ہو۔ ہم روپیہ کو چاندی کی وجہ سے مانا کرتے ہیں یا اس لئے کہ اسے چور چرا نہیں سکتا۔ اگر اسے چور چرا کر لے جائیگا۔ تب بھی روپیہ روپیہ ہی رہے گا۔ ڈاکو اسے چھین کر لے جائے گا۔ تب بھی اس کے روپیہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو گا۔ ہم ایک آم کے درخت کو اس لئے درخت مانتے ہیں۔ کہ کوئی اسے کاٹ نہیں سکتا۔ یا اس لئے ہم اسے آم کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اس کا پھل کھایا۔ اور اس کا مزہ اٹھایا جب ہم نے اس کا پھل چکھ لیا اور ہم نے

یقین کی آنکھ

سے دیکھ لیا۔ کہ وہ آم کا درخت ہے۔ تو اس کے بعد خواہ لوگ اسے جلا دیں۔ کاٹ دیں۔ تباہ کر دیں۔ ہم یہی کہیں گے۔ کہ وہ آم تھا۔ کیونکہ ہم نے خود اس کا پھل کھایا ہے۔ تو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ تم پہلے نبیوں اور ان کی جماعتوں کے طریق اپنے سامنے رکھو۔ جن حالات اور مشکلات میں وہ ثابت قدم رہے ہیں۔ اگر انہیں حالات اور مشکلات میں تم بھی ثابت قدم رہتے ہو۔ تو تمہیں اللہ تعالیٰ کا انعام مل جائیگا اور اگر تم یہ چاہو۔ کہ ان جیسی مشکلات تم پر نہ آئیں۔ تو یہ ایک لغو طریق ہوگا۔ اور ایسا ہی ہوگا۔ جیسے لاہور کے متعلق

لطیفہ مشہور ہے

کہ ایک ہندو پنڈت شدید سردی کے موسم میں دریائے راوی پر نہانے کے لئے گیا۔ سردی سے وہ کانپ رہا تھا۔ کہ سامنے سے اسے ایک اور پنڈت آتا دکھائی دیا۔ جو اس نے پنڈت علی الصبح دریا پر نہانا ضروری سمجھتے تھے۔ جب اس نے سامنے سے ایک اور پنڈت کو آتے دیکھا۔ تو پوچھا کہ کیا تم نہا آئے ہو۔ اس نے کہا ہاں نہا آیا ہوں کس طرح؟ آج تو بڑی سردی ہے۔ اس پنڈت نے جواب دیا۔ کہ میں بھی سخت ڈر رہا تھا۔ کہ آج زیادہ سردی ہے۔ غسل کس طرح کروں گا۔ آخر ایک تجویز میرے ذہن میں آئی۔ میں نے کنکر اٹھایا۔ اور اسے دریا میں یہ کہتے ہوئے پھینکدیا کہ تو را اشنان سو مورا اشنان یعنی چل بھئی کنکر تیرا نہانا میرا نہانا ہو گیا۔ یہ کہہ کر میں واپس آ گیا۔ اس پر دوسرا پنڈت بھی وہیں بیٹھ گیا اور کہنے لگا چل بھئی پھر تیرا نہانا میرا نہانا ہو گیا۔

یہ ایمان بھی کوئی ایمان ہے۔ ہمارا خدا سے صرف اس وقت تک تعلق ہے جب تک وہ ہمیں بیٹھے لیٹے حلوے کھلاتا رہے جہاں آزمائش کا وقت آئے ایمان ختم ہو جائے۔ ایسے ایمان کی کیا قیمت ہو سکتی ہے۔ کیا موسیٰؑ نے ایسا ہی ایمان دکھایا تھا کیا عیسیٰؑ نے ایسا ہی ایمان دکھایا تھا۔ کیا نوحؑ نے ایسا ہی ایمان دکھایا تھا۔ جب خدا نے نوحؑ سے یہ کہا۔ کہ کشتی بنا۔ اور یہاں سے نکل۔ تو آخر نوحؑ کا کوئی گھر تھا یا نہیں۔ اور اس گھر سے انہیں محبت تھی یا نہیں۔ نوحؑ کا کوئی قوم تھی یا نہیں۔ اور اس قوم سے انہیں محبت تھی یا نہیں۔ نوحؑ کا کوئی شہر تھا یا نہیں اور اس شہر سے انہیں محبت تھی یا نہیں۔ آخر اسی شہر میں ایسا خدا رسیدہ انسان تھا۔ کہ تورات میں اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ خدا کے ساتھ چلتا تھا۔ ایسے باپ دادا کی قبریں وہاں تھیں۔ مگر خدا نے انہیں یہی حکم دیا۔ کہ اس شہر سے باہر نکل جب خدا نے انہیں کہا کہ

اے نوحؑ

کشتی بنا۔ اور یہاں سے نکل تو کیا اس وقت نوحؑ نے یہ کہا تھا۔ کہ آپ اپنی نبوت اپنے گھر رکھیں میں تو وطن چھوڑ کر جانے کے لئے تیار نہیں۔ نوحؑ نے یہ نہیں کہا۔ بلکہ وہ کشتی بنا کر چل پڑا۔ اور اس نے اپنے وطن کو ترک کر دیا۔ جب موسیٰؑ کو خدا نے یہ کہا کہ تو مصر سے نکل۔ تو کیا موسیٰ اس وقت ناراض ہوا۔ اور اس نے یہ کہا کہ میں تو مصر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلسطین میں موسیٰ کے باپ دادا رہتے تھے۔ اور وہ اس کا وطن ہی تھا۔ کیونکہ اول تو ان کے اصل باپ دادا فلسطین کے نہیں۔ بلکہ عراق کے رہنے والے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فلسطین کا وعدہ دیا گیا تھا۔ مگر آپ فلسطین کے باشندے نہیں تھے۔ بلکہ آپ اُور کے رہنے والے تھے جو عراق میں ہے جہاں عراق کے دونوں دریا چلتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سختی کی گئی۔ اور آپ کو آگ میں ڈالا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے کہا۔ کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ اور وہ فلسطین چلے گئے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا۔ کہ یہ ملک آخر تمہاری اولاد کو دیا جائے گا۔ مگر اولاد کے لئے بہرحال یہ ایک نیا ملک تھا۔ خواہ اس کے پرانے باپ دادا اسی ملک میں کیوں نہ رہ چکے ہوں محض جب کہ باپ دادا کے رہنے کی وجہ سے کسی

ملک سے محبت

نہیں ہو سکتی۔ اسی مجلس میں بیسیوں سید ہوں گے بیسیوں پٹھان اور قریشی اور ایرانی النسل ہونگے ایرانی النسل لوگوں کے باپ دادا ایران میں تھے پٹھانوں کے افغانستان میں تھے۔ مغلوں کے باپ دادا سمرقند و بخارا میں تھے۔ اب کیا مغلوں اور سیدوں کو پکڑ پکڑ کر سمرقند و بخارا اور عرب میں جا کر چھوڑ دیا جائے۔ تو وہ اس کو اپنے لئے انعام سمجھیں گے۔ یا سزا سمجھیں گے۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ اگر کسی کو پاکستان سے زبردستی عراق شام اور فلسطین میں بھجوا دیا جائے۔ اس لئے۔ کہ اس کے باپ دادا فلسطین کے رہنے والے تھے یا عراق اور شام کے رہنے والے تھے۔ تو اس کے بیوی بچے روتے پیٹتے جائیں گے۔ یہ نہیں سمجھیں گے کہ ہم پر یہ انعام کیا گیا ہے۔ کہ ہمیں اپنے باپ دادا کے ملک میں بھجوایا گیا ہے۔ سو وطن وہی ہوتا ہے جہاں انسان بستا ہے۔ پرانی باتیں بھول جاتی ہیں۔

وطن اُس کو سمجھا جاتا ہے

جہاں انسان رہ رہا ہو۔ اگر ضلع گوردا سپور اور جالندھر کے پٹھانوں کو بھی افغانستان بھجوا دیا جائے تو وہ کیا سمجھیں گے۔ افغانستان کے لوگ سمجھیں گے کہ ہندی آ گئے ہیں۔ ان کی خوب خبر لو۔ اور یہاں کے رہنے والے پٹھانوں کو غیر سمجھیں گے۔ یا ہم مغلوں کو اگر کوئی ہندوستان سے نکال کر سمرقند و بخارا لے جائے تو ہمارا کیا حال ہو۔ نہ ہم ان کی بولی سمجھیں گے نہ وہ ہماری بولی سمجھیں گے۔ اور ہم محض باپ دادا کے رہنے کی وجہ سے سمرقند و بخارا کو اپنا وطن نہیں سمجھیں گے ہم یہی کہیں گے۔ کہ ہمارا وطن ہندوستان ہے کیونکہ ہم نے ہندوستان میں ہی آنکھیں کھولیں اور ہندوستان میں ہی اپنی عمر گذاری۔ اسی طرح موسیٰؑ کا وطن فلسطین نہیں تھا موسیٰؑ کا وطن مصر تھا موسیٰ وہیں پڑھے اور جوان ہوئے مگر آخر فرعون کے مظالم سے تنگ آ کر انہیں وہاں سے نکلنا پڑا لیکن

سوال یہ ہے

کہ کیا موسیٰ کو جب خدا نے یہ کہا تھا۔ کہ اپنی قوم کو لیکر مصر سے نکل۔ تو اس وقت موسیٰ نے یہ کہا تھا۔ کہ آپ اپنی نبوت اپنے گھر میں رکھیں مجھے اگر کچھ دینا ہے۔ تو وطن میں ہمارے وہیں۔ فلسطین نہ بھجوائیں موسیٰ نے یہ نہیں کہا۔ کہ جب خدا نے کہا کہ اے موسیٰ اپنا وطن تو چھوڑ دے تو موسیٰ نے کہا حضور میں تیار ہوں۔ اور جب خدا نے کہا۔ اے موسیٰؑ تجھے اپنا وطن آئندہ فلسطین کو سمجھنا پڑے گا۔ تو موسیٰ نے کہا خدایا میں تیار ہوں میں فلسطین کو ہی اپنا وطن سمجھوں گا۔ تو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں بتایا گیا ہے۔ کہ تم خدا تعالیٰ سے سیدھے راستہ پر چلنے کی

دعا کیا کرو

اور کہا کرو۔ کہ خدایا ہمیں وہی کام کرنے کی توفیق دے جو پہلے نیک اور پاک لوگوں نے کئے۔ اگر ہم ان تکالیف کو برداشت کرتے ہیں جو پہلے لوگوں نے برداشت کیں۔ تو ہم مومن ہیں۔ اگر ہم وہی قربانیاں کرتے ہیں۔ جو پہلے لوگوں نے کیں۔ تو ہم مومن ہیں۔ اگر ہم نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل پر اسی طرح عمل کرتے ہیں جس طرح پہلے لوگوں نے عمل کیا۔ تو ہم مومن ہیں۔ اور اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو ہمارا دعویٰ ایمان بالکل بے حقیقت چیز ہے جس طرح مصور بار بار اس نظارہ کو دیکھتا ہے۔ جس کی وہ تصویر کھینچنا چاہتا ہے۔ اور برش سے کاغذ یا کپڑے پر نشان ڈالتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح اگر تم بار بار پہلے لوگوں کو دیکھو گے نہیں۔ تو ان کی تصویر اپنے دل پر کس طرح کھینچ سکو گے۔ جب تک تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے کارناموں کو بار بار اپنے سامنے نہیں لاتے۔ جب تک تم موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ اور نوحؑ کے کارناموں کو بار بار اپنے سامنے نہیں لاتے۔ اس وقت تک تم کس طرح ان کی تصویر اپنے دل پر کھینچ سکتے ہو یہ

غلط طریق ہے

کہ مشکلات کے آنے پر انبیاء سابقین کا ذکر کر کے یہ کہا جائے۔ کہ دیکھو خدا نے ان سے کیا کیا۔ اور انہیں کیسی کامیابیاں بخشیں۔ سوال یہ نہیں۔ کہ خدا نے کیا کیا۔ سوال یہ ہے۔ خدا نے کب کیا تم یہ تو دیکھتے ہو۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کو مارا۔ مگر تم یہ نہیں دیکھتے۔ کہ کتنے عرصہ کے بعد مارا۔ اور کتنی تکالیف کے بعد ان پر غلبہ حاصل کیا۔ تم یہ تو دیکھتے ہو کہ موسیٰؑ فلسطین پر قابض ہو گئے مگر تم یہ نہیں دیکھتے کہ کب قابض ہوئے۔ تم یہ تو دیکھتے ہو کہ فرعون کی قوم غرق ہو گئی مگر تم یہ نہیں دیکھتے۔ کہ کب غرق ہوئی۔ تم یہ تو دیکھتے ہو۔ کہ نوحؑ غالب آیا۔ مگر تم یہ نہیں دیکھتے کہ کب غالب آیا۔ نوحؑ گھر سے بے گھر ہو گیا۔ وطن سے بے وطن ہو گیا۔ اپنے باپ دادا کی قبروں کو بھی وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ اور پھر کہیں ایک وقفہ کے بعد اسے غلبہ حاصل ہوا۔ ان مثالوں کو اپنے سامنے رکھ کر اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم پر غور کرو۔ اور اپنی کامیابی کے لئے کسی قسم کی شرط نہ لگاؤ۔ بلکہ جس طرح پہلوں نے

مصائب پر صبر سے

کام لیا۔ اسی طرح تم بھی مصائب پر صبر سے کام لو۔ اور جس طرح پہلوں نے نیکیوں میں حصہ لیا۔ اسی طرح تم بھی نیکیوں میں حصہ لو۔ اس کے بغیر وہ انعام مل ہی نہیں سکتا۔ جو صراط الذین انعمت علیھم میں بیان کیا گیا ہے تم پہلوں کو دیکھو کہ انہوں نے کیا کیا۔ اور کن

"ہوشمند سکھ لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ سکھوں کو موجودہ بدمستی اور پاگل پن سے روکیں"

مسلمانوں کو صحیح اسلامی رنگ میں رنگین کرنے کے لئے ایک نئی انجمن کا قیام

لاہور ۲۵ نومبر۔ گذشتہ اتوار کے روز چودھری محمد حسن صاحب لیڈر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی مشرقی پنجاب نے انجمن عباد الرحمٰن کے افتتاحی جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر انجمن کا مقصد جیسا کہ اغراض و مقاصد سے ظاہر ہے۔ مسلمانوں کو صحیح اسلامی رنگ میں رنگین کرنا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ انجمن ضرور کامیاب ہوگی۔ اور اس کی وجہ سے اتحاد و اتفاق کی جو بنیاد پڑے گی۔ وہ پاکستان کی طاقت اور عظمت کو بڑھانے والی ہوگی۔

جلسے کی کارروائی ختم ہونے کے بعد لوگوں نے باشتیاق اپنے آپ کو اس نئی انجمن کی رکنیت کے لئے پیش کیا۔ (نامہ نگار)

پنجاب اسمبلی کا سہ ماہی اجلاس

لاہور ۲۵ نومبر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کی اسمبلی کا سہ ماہی اجلاس جنوری ۱۹۴۸ء کے پہلے ہفتہ میں ہونا قرار پایا ہے۔ ا پ

حکومت پاکستان کے ساتھ حلف وفاداری

پشاور ۲۴ نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک خاص اطلاع مظہر ہے۔ کہ ڈیرہ اسماعیل خاں کے شہزادہ فضل داد اور جمیعۃ العلماء کے دوسرے لیڈروں نے جو کانگرس کے حامی تھے۔ کانگرس سے علیحدگی اختیار کر کے پاکستان کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھا لیا ہے۔

یاد رہے کہ سردار اسد جان خاں جو کہ فرنٹیئر اسمبلی کے گذشتہ انتخابات میں جمیعۃ العلماء کے ٹکٹ پر کامیاب ہوئے تھے۔ کانگرس سے علیحدگی کا اعلان کر چکے ہیں۔ انہوں نے فرنٹیئر سپیکر کو کہا ہے۔ کہ وہ اسمبلی میں کانگرس بلاک سے باہر ان کے لئے سیٹ تجویز کریں۔

کنڈی قبیلہ کے کئی دوسرے ممبر بھی کانگرس سے علیحدگی اختیار کر کے پاکستان کے ساتھ وفادار کا حلف اٹھا چکے ہیں۔ ا پ

ضلع مظفر نگر کی مسلم لیگ توڑ دی گئی

مظفر نگر ۲۵ نومبر۔ ضلع مظفر نگر کی مسلم لیگ کونسل نے حال ہی میں ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں مسلم لیگ کی تنظیم کو توڑنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ قرارداد میں مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ہندوستان کی کسی ایسی تنظیم میں شامل ہو جائیں۔ جس کی تشکیل مذہبی بنیاد پر نہ کی گئی ہو۔ (ا پ)

پریوی کونسل کے فیصلے کی آڑ میں کرپان کو ناجائز طور پر استعمال کیا جا رہا ہے
گاندھی جی کی طرف سے سکھوں کی حرکات کی مذمت

نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ گاندھی جی نے کل شام اپنی پرارتھنا کی تقریر میں دہلی کے تازہ فساد کا ذکر کیا اور قتل و غارت کرنے والے لوگوں کی سخت مذمت کی۔ آپ نے کہا۔ تازہ فساد میں نئے طریق اختیار کئے گئے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ سکھ مسلح ہو کر اور بعض ہم خیال ہندوؤں کو ساتھ لیکر مسلمانوں کے گھروں میں گھس جاتے ہیں۔ اور انہیں مکانات چھوڑ دینے پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ حرکات یقیناً بربریت اور وحشیانہ پن کی بدترین مثالیں ہیں۔

آپ نے سنجیدہ اور ہوشمند سکھ لیڈروں سے اپیل کی۔ کہ وہ سکھوں کو اس بدمستی اور پاگل پن سے روکیں۔ اور انہیں اپنی وہ تلواریں میان میں رکھنے پر مجبور کریں۔ جنہیں پریوی کونسل کے کسی گذشتہ فیصلے کی آڑ میں کرپان کی جگہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک بے اصولی ہے کہ مذہبی تعلیم کو پیش کر کے شرابیوں کے ہاتھ میں تلواریں دے دی جائیں۔ اور انہیں اسے آزادانہ استعمال کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ میں نے سکھ مذہب اور اس کی تعلیم کو غور سے مطالعہ کیا ہے۔ مجھے گرنتھ صاحب میں کوئی ایسی تعلیم نہیں ملی۔ جسے سکھوں کے موجودہ افعال سے مطابقت دی جا سکے۔ یہ افعال یقیناً اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنے کے مترادف ہیں۔

گاندھی جی نے ہندوؤں اور سکھوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ شجاعت اور دیانتداری کو اپنا وطیرہ بناؤ۔ جب تک پاکستان کا ہر ہندو اور سکھ واپس اپنے گھر میں آباد نہیں کیا جاتا۔ اور جب تک ہندوستان میں رہنے والے ہر مسلمان کو سلامتی کے ساتھ اس کے گھر آباد نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہماری بدقسمتی کے دن ختم نہیں ہوئے۔ اور ہم امن اور چین کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ ا پ

مشرقی اور مغربی پنجاب کے قیدیوں کے تبادلے کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا
دو ہفتہ کے اندر اندر قیدی رہا کر دیئے جائیں گے

کراچی ۲۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کے درمیان قیدیوں کے باہمی تبادلہ پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس تبادلے میں وہ لوگ بھی شامل ہوں گے۔ جو گذشتہ فرقہ وارانہ فسادات میں گرفتار کئے گئے تھے۔ مغربی پنجاب کے وہ غیر مسلم ملزم جن پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ تبادلہ کے بعد مشرقی پنجاب میں لائے جائیں گے۔ اور پھر غالباً جلد ہی انہیں رہا کر دیا جائیگا۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت مشرقی پنجاب کے چیف سیکرٹری اس معاملہ کو طے کرنے کے لئے جلد ہی لاہور پہنچنے والے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ دو ہفتہ کے اندر اندر قیدیوں کو رہا کر دیا جائیگا۔ ا پ

دہلی کی صورت حالات پر پاکستان کے ہائی کمشنر کا تبصرہ

کراچی ۲۵ نومبر۔ ہندوستان کے پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر زاہد حسین کسی کام کے سلسلے میں کراچی آئے ہوئے ہیں آپ نے دہلی کے تازہ فسادات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ دہلی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی ملی جلی آبادی اب کہیں بھی نہیں رہی۔ اور جو مسلمان غلطی سے کسی ہندو علاقے میں چلا جائے۔ وہ مشکل سے ہی بچ کر آسکتا ہے۔ مسلمان بے کھٹکے چل پھر نہیں سکتے۔ جس کی وجہ سے وہ کاروبار بھی شروع نہیں کر سکتے۔

آپ نے کانگرس کے تازہ ریزولیوشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس میں اس پالیسی کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جس کا حکومت پاکستان اعلان کر چکی ہے۔ قابل غور سوال تو یہ ہے۔ کہ آیا ہندوستان کے لوگ مسلمانوں کو رکھنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

آپ نے کہا گاندھی جی یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کی مذہبی عبادت گاہوں کی حفاظت کی ذمہ واری حکومت اپنے ذمہ لے لے۔ (ا پ)

بس کو آگ لگا دی گئی

حیدر آباد ۲۴ نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ نظام سٹیٹ ریلوے کی ایک ۲۷ سیٹوں کی بس کو جو قاضی پیٹھ کی طرف جا رہی تھی۔ باغیوں کے ایک گروہ نے آگ لگا کر جلا دیا۔ (ا پ)

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اہم اجلاس کراچی میں منعقد ہوگا

لاہور ۲۵ نومبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے آنریری سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس کراچی میں ۱۴ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ ملک کے دو حصے ہو جانے کی وجہ سے جو نئی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے پیش نظر مسلم لیگ کی آئندہ پالیسی پر غور کیا جائیگا۔ کونسل انڈیا میں سیاسی صورت حالات پر بھی غور کرے گی۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس بھی ۱۳ دسمبر کو کراچی میں ہی منعقد ہوگا۔ (اورینٹ پریس)

دہلی کی فضا پھر مکدر ہو گئی

دہلی ۲۴ نومبر۔ دہلی کی فرقہ وارانہ فضا پھر مکدر ہو گئی ہے۔ شہر کے مختلف حصوں میں چھرا گھونپنے کے متعدد واقعات ہو چکے ہیں فساد زدہ علاقوں میں کرفیو لگا دیا گیا ہے ایک ماہ کے لئے پانچ سے زیادہ افراد کا اجتماع اور لاٹھی یا کوئی ہتھیار لے کر نکلنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

مشرقی بنگال میں صنعتی ترقی کی سکیم

کراچی ۲۴ نومبر۔ ڈائرکٹر آف پبلسٹی کے ایک پریس نوٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ مشرقی بنگال میں صنعت کو سائنٹفک اصولوں پر فوری طور پر ترقی دینے کے لئے ایک انڈسٹریل سروے کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ یہ کمیٹی ایک ماہ کے اندر اپنی مفصل رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کر دیگی۔ (ا-پ)

کراچی کی بندرگاہ سے کپاس کی سالانہ برآمد

کراچی کے ذریعہ جو پاکستان کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اب دس اور بارہ لاکھ کے درمیان گانٹھیں سالانہ غیر ممالک کو بھیجی جایا کرے گی۔ یاد رہے کہ ملک کی تقسیم سے قبل کراچی کپاس کی سب سے بڑی بندرگاہوں میں سے [illegible] تھی۔ اور پندرہ لاکھ سے زیادہ گانٹھیں سالانہ یہاں سے باہر بھیجی جایا کرتی تھیں۔ ا-پ

بھوپال میں آئینی اصلاحات

بھوپال ۲۵ نومبر ریاست بھوپال کی طرف سے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ نواب صاحب بھوپال ایک عرصہ سے ریاست میں آئینی اصلاحات نافذ کرنے کے معاملہ پر غور کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ماہ نومبر کے آخر تک اس سلسلے میں قطعی فیصلے کا اعلان کر دیا جائیگا۔ ا-پ

کشمیر میں مسلمان پُر از امید ہیں۔ فتح پر ان کا ایمان دن بدن پختہ ہوتا جا رہا ہے

کشمیر میں آزاد فوجوں کی دور تک پیشقدمی

بھمبر کے محاذ پر ہندوستانی طیاروں کی سرگرمیاں سرد پڑ گئیں۔ "اوڑی پونچھ روڈ" پر پلوں کا صفایا کر دیا گیا۔ ہر محاذ پر دشمن کو زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے

لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے محکمہ اشتہارات کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ بھمبر کے محاذ پر غالباً موسم کے خراب ہو جانے کی وجہ سے اب انڈین ایر فورس کی سرگرمیاں بہت مدھم پڑ گئی ہیں۔

پریس بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ہم نے فوجوں کی از سر نو تنظیم کی ہے۔ بعض اطراف میں تو آزاد فوجوں نے دشمن کے اندرونی علاقے میں دور تک پیشقدمی کی ہے۔ تمام سپاہی نہایت ہشاش بشاش نظر آتے ہیں ظالموں کے مقابلہ میں جس قسم کی جانبازی اور بہادری کا ثبوت وہ دے رہے ہیں۔ اس سے مقامی مسلمانوں کے دل پر از امید ہیں۔ اور فتح پر ان کا ایمان پختہ ہوتا جاتا ہے یہ وہ مسلمان ہیں کہ جن کے بھائیوں کو ڈوگرہ فوج نے آزاد فوج کے آنے سے پیشتر نہایت بے دردی سے ناکردہ گناہ کے عوض چن چن کر ہلاک کیا تھا۔ مقامی مسلمان آزاد فوجوں کے ساتھ کامل تعاون کر رہے ہیں۔

آزاد کشمیر گورنمنٹ ہیڈ کوارٹر سے آج رات ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ آزاد فوجوں نے پونچھ کے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے۔ اور اوڑی پونچھ روڈ پر بہت سے پلوں کو اڑا دیا گیا ہے۔

آزاد فوجیں دشمن کو بدستور بھاری نقصان پہنچا رہی ہیں۔ ادھر موسم کے خراب ہونے کی وجہ سے ہندوستانی فوج کے طیاروں کی سرگرمیاں سرد پڑ چکی ہیں۔

مقامی مسلمان دودھ گھی گوشت اور ترکاریاں بلا اجرت کثرت سے لا لا کر آزاد فوجوں کے لئے پیش کر دیتے ہیں سینکڑوں محبان وطن اس کو قومی فریضہ سمجھ کر روزانہ ہمارا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ پندرہ سال سے کم عمر کے بچے بھی اپنی خدمات پیش کرتے ہیں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

غیر مسلموں کو ایک علیحدہ کیمپ میں محفوظ جگہ پر پہنچا دیا گیا ہے۔ اور آزاد فوجوں کے سپاہی ان کی حفاظت پر مامور ہیں۔ ان کو وہی کچھ مہیا کیا جاتا ہے۔ جو آزاد فوجوں کے سپاہی خود استعمال کرتے ہیں۔ کوارٹر ماسٹر جنرل کی طرف سے سپاہیوں کو سخت تاکید کی گئی ہے کہ وہ ان غیر مسلموں کی پوری پوری حفاظت کریں۔ چنانچہ پوری مستعدی سے وہ ان کی حفاظت میں مصروف ہیں۔ کپڑا اور کھانا ان کو برابر مہیا کیا جا رہا ہے۔ (ا۔پ)

ملتان سٹیشن پر ہندو فوج نے گولی چلا دی

لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ ڈائریکٹر آف پبلک ریلیشنز مغربی پنجاب کی طرف سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ پانچ دنوں میں جموں کے غیر مسلموں نے ریاستی فوج کی مدد سے پاکستان کے سرحدی دیہات پر چھاپے مارے۔ حفاظتی فوجیں ان حملہ آوروں کو مار بھگاتی رہیں۔ ملتان سے ایک خبر ملی ہے کہ ایک گارڈ کی حفاظتی فوج نے جو ہندو تھی یکایک اسٹیشن پر فائرنگ شروع کر دی۔ جس کی وجہ سے کئی مسلمان مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔ حفاظتی فوج کو فوراً بدل دیا گیا۔ جس کا معاملہ اس وقت زیر تفتیش ہے۔

یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اسی ہندوستانی طیارے نے جو ۲۳ نومبر کو کوہالہ کے پل پر پرواز کرتا ہوا دکھا دیا تھا دو بم پھینکے تھے۔ لیکن وہ بم اپنے اصل نشانے پر نہیں لگے اور پل محفوظ رہا۔ پتہ چلا ہے کہ دوسری طرف یہی جہاز آزاد فوجوں کی شدید فائرنگ کی زد میں آ کر زمین پر آ گرا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ (ا۔پ)

قادیان میں سکھوں کے ہاتھوں مساجد کی بیحرمتی

ایک مکان پر ناجائز قبضہ اور اس کا گوردوارے میں تبدیل کیا جانا

لاہور۔ ۲۵ نومبر۔ سیکرٹری صاحب انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں کہ قادیان میں سکھوں نے ایک مکان پر ناجائز طور پر قبضہ کر لیا ہے اور اب اس کو متصلہ گوردوارے میں ملانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ مکان حضرت امام جماعت احمدیہ کے خاندان کی مشترکہ ملکیت ہے۔

یاد رہے اس سے قبل قادیان کے سکھ وہاں تین مسجدوں کی بے حرمتی کر چکے ہیں۔

مکانوں کا گوردوارہ میں تبدیل کرنا اور مسجدوں کی بے حرمتی کرنا مذہب میں بیجا اور نہایت قابل اعتراض مداخلت ہے۔ مشرقی پنجاب کے حکام کے پاس ان مذموم افعال کے خلاف پر زور احتجاج کیا گیا ہے۔

ٹھوس تجاویز ارسال کی جائیں!

مسٹر اقبال شیدائی کی درخواست

لاہور۔ ۲۵ نومبر (ر) اسلامک ورلڈ ایسوسی ایشن کے منتظم مسٹر اقبال شیدائی نے تمام اصحاب سے جو پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک کے درمیان اقتصادی اور تمدنی تعلقات کی استواری میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ درخواست کی ہے کہ وہ ان کو اس مقصد کے حصول میں امداد کے طور پر ٹھوس تجاویز لکھ کر ارسال کریں تا ان کو عملی جامہ پہنا کر خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ (ا۔پ)

تقسیم فلسطین کی امیدیں ختم ہوتی جا رہی ہیں

لیک سیکسس ۲۴ نومبر۔ رائٹر کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ پر امید ہیں کہ تقسیم فلسطین کا معاملہ چند دن کے اندر اندر طے ہو جائیگا۔ اب ختم ہوتی جا رہی ہیں دن بدن نمائندگان محسوس کر رہے ہیں کہ تقسیم کے نتائج سخت خطرناک ہوں گے (رائٹر)

فرانس میں نئی وزارت کی تشکیل

پیرس ۲۴ نومبر۔ ایم رامیڈیر کے مستعفی ہو جانے کے بعد ایم رابرٹ شیومین جو فرانس کی پاپولر ریپبلکن پارٹی کے ایک سرکردہ رکن اور ماہر اقتصادیات ہیں نئی مخلوط وزارت بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کی کیبنٹ کل بیس وزراء پر مشتمل ہے۔ چار مختلف پارٹیوں کے باہم اشتراک سے یہ نئی وزارت عالم وجود میں آئی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پاپولر ریپبلکن پارٹی ۹ سوشلسٹ پارٹی ۶ ریڈیکل پارٹی ۴ انڈیپنڈنٹ کنزرویٹو ۱/۲ (رائٹر)

دو برطانوی پادری گولی سے ہلاک کر دئے گئے

کلکتہ ۲۴ نومبر۔ اخبار اسٹیٹسمین دہلی کو اپنے کلکتہ کے دفتر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ رانا گھاٹ میں دو برطانوی پادریوں کو گذشتہ ہفتے کے روز گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ رانا گھاٹ کلکتہ سے ۴۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ مقتولین میں سے ایک ڈاکٹر ایم اے ایچ اور دوسرے مسٹر پرسیول۔ رانا گھاٹ کی پولیس اس سفاکانہ قتل کی تفتیش کر رہی ہے۔ ابھی تک قاتل کا کوئی سراغ نہیں ملا۔

اٹلی اور شرق اردن اقوام متحدہ سے باہر ہیں

لیک سیکسس ۲۴ نومبر۔ سیکیورٹی کونسل کے سامنے آج پھر اقوام متحدہ میں اٹلی اور شرق اردن کی شمولیت کا سوال پیش ہوا۔ بڑی اقوام میں سے کوئی بھی اس پر رضامند نہ ہوا اسلئے یہ سوال رہ گیا (رائٹر)

بلغاریہ اور ترکی کی درمیانی سرحد پر مصنوعی لڑائی کا مظاہرہ

استنبول ۲۵ نومبر۔ بلغاریہ سے آنیوالے مسافروں نے استنبول میں پہنچ کر اطلاع دی ہے کہ بلغاریہ اور ترکی کی درمیانی سرحد کے قریب بلغاریہ کی فوجیں مصنوعی لڑائی لڑنے اور دیگر فوجی قسم کی نقل و حرکت میں مصروف ہیں۔ سرحد کے قریبی دیہات میں بھی آتشباری کی آوازیں سنی گئیں چند روز پیشتر ایک یا دو ترکی سپاہی محض اتفاقی طور پر سرحد سے پار نکل گئے۔ انہیں پکڑ لیا گیا۔ چنانچہ اب وہ بلغاریہ کی قید میں ہیں۔ (رائٹر)

اقلیتوں کی حفاظت حکومت کا مقدس فرض ہے

میرٹھ ۲۴ نومبر۔ مسٹر اگروال جنرل سیکرٹری یوپی کانگرس کمیٹی نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ کانگرس اور کانگرس گورنمنٹ کا مقدس فرض ہے کہ وہ اقلیتوں کی مکمل حفاظت کریں۔ اس طرح حکومت پاکستان بھی اس کی تقلید کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ آپ نے کہا کانگرس کو کمزور کرنا ملک کے لیے مہلک ہوگا۔ (ا۔پ)